

پیدوار حضرت خلیفۃ المسیح مولا محمد الی صاحب علی علیہ السلام فرمودہ جلالہ

بسرپرستی و نگرانی حضرت زبدۃ العارفین امام السالکین مخدوم العالم شیخ الشیخ
مولانا الحاج ضیاء الملت والذین خواجہ حافظ محمد ضیاء الدین

ادام اللہ تعالیٰ برکاتہم
زینب آرائے مسند سیال شریف

علمی - اخلاقی مصوفیانہ مضامین کا
ماہوار سہ ماہی

دروس و مسائل منتخبہ

مرتبہ

- عبد المعز واحدی -

افتخار پریس سرگودھا میں با اہتمام شیخ عبد المعز واحدی پرنٹر سید بشر چھپ کر دفتر رسالت شمس الاسلام
شائع ہوا

اختر پریں سرگودھا

اگر آپ ارزاں نرخ پر اعلیٰ اور عمدہ لکھائی و چھپائی
کا کام کرانا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے پریں ...
میں آرڈر دیکر فائدہ حاصل کریں۔ ہر رنگ
ہر زبان اور ہر قسم کی چھپائی کا کام با رعایت
کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بورڈ نویسی جلد سازی
کا کام بھی ہوتا ہے

المشتر

خاکسار۔ نیچر اختر پریں سرگودھا بلاک متصل گوپنوک

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

شمس الاسلام

مذہب

بابت ماہ ذوالحجہ ۱۳۴۴ھ معبر مطابق ماہ جولائی ۱۹۲۵ء

۲

نعت

وہ ساری میرے آقا محمد مختار پر ہووے
سلام اس قلفے پر قافلہ سالار پر ہووے
ہمیشہ بلبوں کا جگمگا گلزار پر ہووے
حنیاء شمس رحمت ذرہ نا دار پر ہووے
کبھی تو رک گذر اللہ اس بیمار پر ہووے
یہ دل قربان سر سلطان اس وقتار پر ہووے
جو عاشق آپ کی شیرینی گفتار پر ہووے
جہاں سارا فدا اسکی درد دیوار پر ہووے
کہ یہ پیر اس گل چاک نوک خار پر ہووے

اُہی تیری رحمت جتنی کل ابرار پر ہووے
تحت آپ کی سب آل اور اصحاب پر ہووے
گلستان رسالت کا نیراک پودا پھلے پھولے
تیرا ہی اسم ہے یا محمد دین و دنیا میں
کھڑا رکھتی ہیں راتوں بھی تیری آمد کی امید میں
چھاؤں فرشتے آنکھوں کا مبارک پاؤں کے نیچے
مبارک حوض کوثر سے نہین بجھتی ہے پیاساں سکی
تیرے روضے کی جالی میں ہزاروں دل لگتے ہیں
مئے بل غلیبے کھلے دل کی کلی یارب

بھروسہ سار غدی کا کچھ نہیں ہے کاغذ صیغے جی
سعید زار کا پھیر تیرے دربار پر ہووے

رقیمہ اشتیاق محمد سعید عفی عنہ زین پوری

خواتین اسلام حضرت مانی تحفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آج ہم خواتین اسلام میں سے ایک عارفہ کاملہ حضرت مانی تحفہ رحمہا اللہ تعالیٰ سے ناظرین کرام کا تعارف کرانا چاہتے ہیں اور اس تذکرہ سے ہماری غرض یہ ہے کہ اول تو حکم تنزل الرحمۃ عند ذکر الصالحین، صالحین کا ذکر خیر کرنے کے وقت رحمت الہی نازل ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارا اعتقاد ہے کہ یہ تذکرہ ضرور باعث نزول رحمت ہوگا۔ دوسرے قارئین کرام پر یہ امر واضح ہو جائے کہ پہلے زمانہ میں العجمیہ راجعہ شامیہ حلیہ و مشقہ، معاذتہ احدیہ وغیرہ صد با عبادات الصالحات ایسی ہو گزری ہیں کہ جنگی لظیفی زمانہ مردوں میں ملنی محال ہے۔ اور ہمت و استقامت جس کسی کو نصیب ہو جاوے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ وہی برگزیدہ خلائی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جنگل میں جب دور سے شیرنی دکھائی دیتی ہے۔ تو کوئی نہیں کہتا کہ وہ شیر کی مادہ ہے۔ بلکہ دیکھنے والا خوف زدہ ہو کر بے تحاشا پکار اٹھتا ہے۔ کہ وہ شیر آیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس مقبول بارگاہہ لم نیری طبقہ نسوان میں سے اکثر اللہ تعالیٰ کی پاک بندیاں ایسی صاحب سوز و گداز اور وجد و حال ہوئی ہیں۔ جن کے فیض صحبت کا اس زمانہ کے بہت سے اکابر اولیاء اللہ فخر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ مانی تحفہ رحمہا اللہ تعالیٰ کی نسبت حضرت شیخ سرحدی سقفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات مجھے بالکل نیند نہ آئی اور نیند آئی کس طرح۔

نہ لگی آنکھ جب سے آنکھ لگی

رات بھر عجیب اضطراب و بے چینی رہی۔ یہاں تک کہ نماز تہجد بھی ادا نہ ہو سکی جب صبح کی نماز پڑھ چکا تو باہر نکلا اور ہر ایک ایسی جگہ گھومتا پھرتا جسکی نسبت یہ گمان تھا کہ وہاں پہونچنے پر اس اضطراب و بے چینی میں کس قدر فاقہ ہو جائیگا۔ لیکن یہ سب جدوجہد اور دوزدھوپ بے سود تھی۔ اور اس بے چینی اور سبقتاری میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ تو آخر یہ نرا وہ کیا کہ شفا خانہ ہی کی طرح چلا اور درد مند بیماروں کی

حالت زار کا مشاہدہ کیجئے تاکہ خوف و ہراس غالب آجائے اور کس طرح یہ اضطراب
رفع ہو۔ چنانچہ شفا خانہ میں گیا تو میرا دل کس قدر ٹھہرا اور طبعیت بحال ہو گئی
وہاں اچانک میری نظر ایک لونڈی پر پڑی جو پاکیزہ صورت صاف ستھری اور
لباس فاضلہ سے آراستہ و پیراستہ نظر آئی۔ اسکی بوئے معنبری نے مجھے معطر
کر دیا۔ وہ بہت ہی حسینہ جمیلہ تھی۔ لیکن اسکے ہاتھوں میں تھکڑی اور دونوں
پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو آہ دیدہ ہو کر کچھ
اشکر پڑھنے لگی۔ میں نے ہتھم شفا خانہ سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ انہوں
نے جواب دیا کہ ایک لونڈی ہے جو دیوانہ ہو گئی ہے۔ اسلئے اس کے آقا نے اسکو
پانزنجیر باندھ رکھا ہے کہ شاید اسکا مرض رو بہ اصلاح ہو جاوے۔ جب اس
لونڈی نے ہتھم شفا خانہ کی یہ بات سنی۔ تو اسکی آواز بوجہ دقت و گریہ لڑکھڑانے لگی
اور وہ اشعار ذیل دردا گنیز ہجہ سے پڑھنے لگی۔

مَعْتَمِرًا النَّاسَ مَا حَبْنْتُ وَلَكِنْ	اَنَا سَكْرَانٌ وَأَنْتَ قَلْبِي صَاحِبِي
أَغْلَلْتُ يَدَيَّ وَخَدَّاتِي ذُنْبًا	غَيْرُ خَمْدِي فِي جَبِّهِ وَأَقْتِضَا حِي
أَنَا مَفْتُونَةٌ بِحَبِيبٍ حَبِيبٍ	لَسْتُ الْخَبْرَ عَنْ بَاءٍ مِنْ بَرَّاحِ
فَصَلَّحِي إِلَيْكَ نَرْحَمُكَ فَسَادِي	وَقَادِي مَلِي لَدَيْكَ نَرْحَمُكَ فَسَادِي
مَا عَلَيَّ مِنْ أَحَبِّ مَوَالِي	وَأَسْرَحُ مَا لِنَفْسِي مِنْ جَذَائِي

اس عربی نظم کا خلاصہ اردو غزل میں بدیہ نظر میں ہے۔ اگرچہ وہ درد و تاثیر جو مائی
تحفہ کی زبان میں ہے اس سے عربی دان اصحاب ہی مستفیض ہو سکتے ہیں۔

اردو خلاصہ اشعار بھی نصفہ مسطور الصدر

نہ تو لوگوں کی ہوتی ہوں میں جنوں ہی پر ہوا ہے	یہ یہ سرکارِ باغیچہ دی نے دل میں تیرے فرار ہے
میرا تھو نہیں ڈالی ہے تھکڑی خطابے میری عشق کی	تو اُمی کی یاد دیکھ دھن کیا ایو جہ سے یہ خوار ہے
مجھے عشق ہے ایسے حبیب کا کہ وہی ہے دلبر و دلبر ما	نہ تو طاقت وصلی ہے مجھے نہ ہی تابِ فرقت ہار ہے
تو جنوں کو کچھ فساد کیوں تو عشق کا شعلہ ہے	تو جنوں کو کچھ فساد کیوں تو عشق کا شعلہ ہے

جو یہ مطالب خواجہ خواجگان چوہدری شہنشاہ جلالپور خودی کا ہوشیار ہے عقل پاکہ خمار ہے
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس عارفہ لونڈی کے ان ستانہ ترانوں نے
میرے باطن میں آگ لگا دی اور مجھے بیتاب بنا دیا۔ جب اس نے میری آنکھوں سے آنسو
نکلے ہوئے دیکھے تو کہنے لگی کہ اے سری یہ رو نا کیا۔ ؟

یہ سوز و آہ بھی تیری خامی کی ہے ذلیل ورنہ فنا کے بعد تو آہ و فغاں نہیں
یہ کہہ کر بے خود ہو گئی۔ جب ہوش ہوا تو میں نے پوچھا کہ تو مجھے کب سے جانتی ہے۔ فرمایا کہ
میں آپ سے واقف ہو گئی ہوں جب سے کہ میں نے اسکو پہچان لیا ہے۔ سری رحمۃ اللہ علیہ
نے دریافت فرمایا کہ تو کس کو چاہتی ہے۔ اور کس کو دوست رکھتی ہے۔ فرمایا اس کو چاہتی
ہوں کہ جس نے ہم کو اپنی نعمتوں سے آگاہ کر دیا اور ہم پر اپنی بخشش و عطا کا احسان فرمایا
مردہ دلوں کے زیادہ نزدیک ہے اور سوال کرنے والوں کی دعا سننے اور قبول کرنے والا
ہے سری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے دریافت کیا کہ تجھ کو کس لئے قید کر رکھا
ہے۔ فرمایا کہ اے سری رقیب آپس میں مل گئے۔ یہ کہہ کر ایک نعرہ مارا۔ جس سے مجھے گمان
ہوا کہ شاید روح پرور از کر گئی مگر تیرہوڑی ڈیر کے بعد ہوش آگیا تو حسب حال چند اشعار پڑھنے
کی جینے ہمت شفا خانہ سے کہا کہ اسکو چوڑ دو۔ اس نے فوراً راکر دیا۔ تب میں نے کہا
کہ لو اب جہاں چاہو چلی جاؤ۔ فرمانے لگی کہ اے سری کہاں جاؤں کوئی ٹھکانا نہیں
وہ جو میرے دل کا پیارا ہے اس نے مجھے اپنی ملوک و مخلوق کی ملکیت بنا دیا ہے اس
لئے وہ میرا آقا راضی ہو جائے تو میں جاسکتی ہوں ورنہ اس حال میں بھی صبر کرتی ہوں
میں نے کہا کہ بخدا تیرا آقا تو مجھ سے زیادہ عقلمند ہے وہ ضرور تجھ کو آزاد کر دے گا۔ ہم
اسی گفتگو میں مشغول تھے کہ اچانک اس کا آقا شفا خانہ میں داخل ہوا اور ہم شفا خانہ
سے دریافت کرنے لگا کہ تحفہ کہاں ہے۔ ہمت شفا خانہ نے جواب دیا کہ تحفہ اندر
ہے اور شیخ سری بھی اسکے پاس موجود ہیں یہ سن کر وہ بہت خوش ہوا اور اندر
آیا مجھے سلام کیا اور میری نہایت تعظیم و تکریم کرنے لگا۔ میں نے کہا کہ بھائی یہ
تیری لونڈی مجھ سے زیادہ تعظیم و تکریم کا مستحق ہے۔ تم نے اسکو کس لئے قید

کمر رکھا ہے وہ کہنے لگا کہ حضرت چونکہ یہ بہت بکواس کرتی رہتی تھی اسلئے دیوانہ ہو گئی ہے۔ نہ کھاتی ہے نہ کچھ پیتی ہے نہ خود سوتی ہے اور نہ مجھے سونے دیتی ہے کبھی روتی ہے کبھی ہنستی ہے۔ حالانکہ میری ساری کمائی یہ ایک لونڈی ہے میں نے اسکو سارا مال خرچ کر کے خریدا ہے۔ میں نے اس پر بیس ہزار درہم صرف کئے تھے اور مجھے امید تھی کہ اس سے بیس اتنے ہی روپے اور کمالو لگا۔ کیونکہ یہ ایسی ہی باکمال تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا کمال رکھتی ہے وہ بولا کہ یہ لونڈی گانا بہت اچھا جانتی ہے۔ حضرت سری سقطی فرماتے ہیں کہ پھر میں نے پوچھا کہ یہ جنوں کا عارضہ اسکو کب سے لاحق ہوا کہا کہ ایک سال کا عرصہ منقطع ہوا ایک روز یہ عود بجا رہی تھی اور اشعار ذیل گارہی تھی۔

وَاِذَا كَذَبْتُ بَعْدَ الصُّفُودِ دَا
وَحَقَّقْتُ اَلَّذُفْرَ عَسَا
مَلَأَتْ جَوَانِحِي وَالْقَلْبَ وَجَدًا
فِيَا مَنْ لَيْسَ لِي مَوْلَى سِوَاكَ
فَكَيْفَ الزَّوْا سَلَوْا وَ اَهْدَا
اِنَّكَ تَرَكْتَنِي فِي النَّاسِ عَبْدًا

اردو خلاصہ

مے تو تو را عبد است کو کسی کو چاہا کوئی بھی ہو
میر سینہ درد سے بھر دیا میرے دل کو محوالم کیا
مرا والی وارث میرے سوا نہیں کوئی بھی توں حال میرا
یہ اشعار پڑھ کر اٹھ کھڑی اور عود کو توڑ دیا اور گریہ وزاری کرتے لگی مجھے اسکو کسی
کے عشق میں مبتلا سمجھ کر اسکے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی ہیں حضرت سری سقطی فرماتے
میں کہ ہم نے تب اس لونڈی سے پوچھا کہ کیا یہی حال ہے۔ وہ بادلِ خستہ و زبان شکستہ
گویا ہوئی۔

خَاكِ بِنِي لِحَقِّ مِنْ جِنَانِي
قَرَبَتْنِي مِنْهُ بَعْدَ بُعْدٍ
اَحْبَبْتُ اِلَوْ عَيْتُ طَوْعًا
فَكَانَ وَغْطَى عَلَى لِسَانِي
وَحَضَنِي اللّٰهُ وَ اَحْطَفَانِي
مُلِيًّا اِلَدِي وَعَانِي

رَخِصْتُ مِمَّا جَنَيْتُ قَدْ مًا فَوْقَ الْحُبِّ بِالْإِمَانِي

اردو خلاصہ

حق سبحانہ تعالیٰ نے دل کے پوسیدہ راستہ سے مجھ کو خطاب فرمایا۔ پس اس کے ارشادات سے میرا وعظ میری زبان پر باری ہو گیا۔ حق تعالیٰ نے مجھے قرب عطا فرمایا بعد اُنکے کہ میں اُس سے بہت ہی دور تھی اور مجھے لوگوں میں سے اپنے لئے مخصوص و برگزیدہ بنالیا اور جب اس نے مجھے بلایا تو میں نے از روئے طوع و رغبت قبول کر لیا اور میں اُسکی ندامت و دعوت پر لبیک کہتی ہوئی دوڑی اور مجھے اپنے پورا نے بچھوڑے سے نہایت خوف و کھٹکا لگا ہوا تھا مگر اچانک محبت سے امان کی توقع بندھ گئی۔

شیخ سری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد میں نے اس نوٹھی کے آقا سے کہا کہ اسکی قیمت میرے ذمہ ہے اور میں کچھ قیمت سے زیادہ بھی دیدوں گا۔ اُس نے شور مچایا کہ واہ آپ کے اسکی قیمت کہاں سے آئی۔ آپ تو مرد فقیر ہیں۔ میں نے کہا کہ بھائی ذرا صبر کر تو اسی جگہ ٹھہر تاکہ اسکی قیمت ملے آؤں پس میں گریباں و نالاں وہاں سے رخصت ہوا۔ اور سچدا اُس وقت میرے پاس کچھ روپیہ پیسہ نہ تھا۔ رات بھر میں اکیلا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گریہ و زاری کرتا رہا اور مجھ سے ہرگز نہ ہو سکا کہ ایک لمحہ کے لئے بھی رات کو سو سکوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں مثلجات کرتا رہا کہ اے میرے پروردگار تو میرے چھپے کھلے سارے بھیدوں سے واقف ہے۔ میرا بھروسہ محض تیرے فضل پر ہے۔ مجھ کو سوانہ کر پو۔ اچانک کسی نے دروازہ کھول دیا۔ ایک آدمی دکھائی دیا جس کے ساتھ چار غلام اور ایک مشعل تھی اُس نے اجازت اندر آئی کی چاہی۔ جب اجازت دیدی گئی تو اندر داخل ہوا۔ میں نے دریافت کیا تو کون ہے۔ کہا احمد بن مشنے ہوں۔ آج کی رات میں خواب دیکھا کہ ہاتھ غیبی ندا کر رہا ہے۔ کہ اُنھ اس قدر روپے لے اور سری سقطی کے روبرو جا کر رکھ دے اور اس طرح اسکی خوشنودی حاصل کر۔ تاکہ وہ تحفہ کہ خرید سکے۔ کیونکہ تحفہ پر

ہماری عزائیت بے اندازہ ہے۔ جب میں نے یہ مناسجدہ شکر بجالایا۔ حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا صبح کا انتظار کرتا رہا۔ جب صبح کی نماز پڑھ لی تو باہر نکلا اور احمد بن مشن کا ہاتھ پکڑ کر شفا خانہ میں لے گیا۔ ہتھم شفا خانہ دایں بائیں دیکھ رہا تھا۔ جب اس نے مجھ کو دیکھا تو کہا کہ مرجا تشریف لائے۔ واللہ تحفہ کا حق تعالیٰ کی جناب میں بڑا بھاری قرب و اعتبار ہے۔ کیونکہ چھپلی رات ہاتھ غیبی نے مجھے نذاک اور فرمایا۔

اِنَّهَا مِنْ اَبْکَالِ لَیْسَ یَخْلُو مِنْ نَوَالٍ قُرْبَتْ قُرْتَرَتْ وَعَلَتْ فِیْ كُلِّ حَالٍ
یعنی ہمارے محبوب کو ہمارے ساتھ اتصال اس وجہ سے کہ ہم اس کے دل سے مل سکتے ہیں ہو گئے ہیں اور وہ عطاۓ عظیم سے خالی نہیں ہے۔ اور اس محبوبہ کو قرب حاصل ہو گیا اور اس قرب کے بعد اس کی ترقی ہوئی اور وہ ظہور حسن و جمال میں بہر حال عالی مرتبہ ہو گئی۔

جب تحفہ نے ہم کو دیکھا تو رونے لگی اور خدا تعالیٰ کی جناب میں مناجات کرنے لگی کہ تو نے مجھ کو خلقت میں مشہور کر دیا۔ اسی اثنا میں تحفہ کا آقا بھی آ گیا اور زار و قطار رونے لگا میں نے کہا کہ مت رو میں تمہارے کہنے کے مطابق تحفہ کی قیمت معہ پانچ ہزار درہم منافع کے لے آیا ہوں۔ وہ بولا کہ نہیں بہرگز نہیں۔ میں نے کہا کہ اچھا دس ہزار درہم منافع۔ وہ کہنے لگا کہ نہیں بہرگز نہیں۔ میں نے کہا کہ خیر حسب قدر قیمت تھی اس قدر منافع لے لیجئے۔ وہ بولا کہ اگر آپ ساری دنیا کی دولت بھی میں تو بھی مجھے منظور نہیں ہے اور وہ خالصاً للہ آزاد ہے۔ ہم حیران تھے کہ خدا یا یہ کیا ماجرا ہے۔ تحفہ کا آقا کہنے لگا کہ اے استاد و رات کو مجھے اس معاملہ میں زحمت و تہیہ کی گئی ہے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے سارے مال و متاع سے دست بردار ہوتا ہوں اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ کُنْ لِّیْ بِالْمَسْعَةِ کَفِیْرًا وَ بِالرِّزْقِ حَمِیْدًا۔ الہی تو کشاد گئے رزق میں میرا کھیل ہو اور روزی عطا فرما جس میں جیل ہو۔

پھر میں اس مسئلے کی طرف متوجہ ہوا وہ بھی رونے لگا میں نے کہا کہ تو کیوں روتے ہو۔ وہ
 بولا کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ مجھ سے اپنے راستہ میں صرف کرانے کے لئے اشارہ
 فرمایا تھا۔ اب وہ قبول نہیں فرماتا میں بھی آپ کے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنا سارا
 مال و متاع خالص اللہ صدقہ کرتا ہوں۔ میں نے کہا سبحان اللہ تحفہ کی برکتیں بھی
 سب پر کس قدر ہو رہی ہیں اس کے بعد تحفہ انھی اسکے بعد تحفہ نے تباہی کا رخ
 اتار دیا اور پیوندی کیڑے پہن لئے اور شفا خانہ سے باہر آئی وہ روتی تھی میں
 نے کہا کہ اسے تحفہ اب کس لئے روتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ہر ایک بخشی فرمایا
 هَبْنِي مِنْهُ الْيَتِيمَ وَبِكَيْتٍ مِنْهُ عَلِيٍّ وَحَقَّهُ وَهُوَ سُوءُ الْوَلَدِ لَزَلْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ

حَتَّى أَنْالَ أَنْ حَطَّ بِهَا سَجُونُ لَدُنِّي

یعنی میں اس سے اسی کی طرف بھاگی۔ اور اس کے قہر اور مظاہر قہر سے اس کی رحمت اور
 لطف و کرم کی طرف مگر یہ دیکھا کہ۔ اور حق الامر یہ ہے کہ وہ ہی حق ہے اور وہ ہی
 میرا مسئلہ و مطلوب ہے۔ حتیٰ کہ میں اس کو پاؤں لگی اور محفوظ ہو جاؤں گی اپنی
 ان امیدوں کے برآنے سے جو اس لگائے بیٹھی ہوں۔ اس کے بعد جو ہم نے تحفہ
 کو ڈھونڈا تو کہیں پتہ نہ چلا۔ بالآخر ہم نے خانہ کعبہ کے طواف کا ارادہ کیا ابن مشن
 تو راستے ہی میں واصل بحق ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں اور تحفہ کا آقا
 دونوں کعبہ شریف پہنچے۔ جس وقت ہم طواف کر رہے تھے ہم نے ایک دل چلے
 کی آواز سنی جو نہایت سوز و گداز سے کہہ رہا تھا۔

حُبُّ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا مَقْبُومٌ	تَطْلُوعُ مَقْبُومَةٍ قَدْ وَاةَ وَاةٍ
فَهَامُ حُبِّهِ وَسَمَاءُ الْيَسْرِ	فَلَيْسَ بِمُحِبِّهِ سِوَاكَ
سَقَاةٌ مِنْ حُبِّهِ بَكَاةٌ	فَكَرَّوَاهُ أَنْهَمُ مِنْ إِدْمَقَاءِ
كُنَّاكَ مَنْ أَدْعَى شَوْقًا إِلَيْهِ	يَسَائِمُ حُبِّهِ حَتَّى يَسْرَا

عاشق صادق اور طالب مولادنیامیں بیمار ہے اور اس کا علاج اور اس سے
 عشق کی دوا درذہبی ہے۔ جب وہ عاشق صادق اور طالب

محبت سے سیراب ہو گیا تو مظاہر و اسماء سے بجانب علو ذات متوجہ ہو کر حیران ہو جاتا ہے اور اسکا محبوب و مقصود سوائے ذات کے کچھ نہیں رہتا۔

عجب این است که من و اصل حیرانم

اب اسکو دینے میں محبت ذاتی کا ایک جام پلا دیجئے پس اسکو یہ مئے محبت ہی حرکات ناپسندیدہ سے اچھی نگہبان ہے اور اسطرح ہے کہ جو کوئی اسکی شوق و محبت کا دعوے ٹکڑے وہ مشتاق و سرگردان ہو جاتا ہے تا وقتیکہ اسکو دیکھ نہ لے۔

سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جب اسکو رو بہر و گیا اور اس نے مجھے دیکھا تو کہا اے سری مینے جواب دیا کہ ہاں تو کون ہے اللہ تعالیٰ تجھ پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ کہا لا الہ الا اللہ کے پہچان لینے کے بعد ناواقفیت ہو گئی۔ میں تعجب ہوں۔ مینے کہا اے تحفہ تو نے کیا فائدہ دیکھا کہ خلقت سے تنہائی اختیار کر لی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے قرب میں لے لیا اور اپنی محبت عنایت فرمائی۔ اور اپنے غیر سے وحشت عطا فرمائی۔ میں نے کہا اگر ابن مثنیٰ مر گیا۔ بولی رحمۃ اللہ علیہ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو ایسی بزرگی و فضیلت عطا فرمائی ہے کہ دیکھنی سنی اور وہ بہشت میں میرا ہمساہ ہے پھر میں نے کہا کہ تیرا آقا جس نے تجھ کو آزاد کیا تھا وہ میرے ہمراہ ہے یہ سنکر تحفہ نے دعائے پہنایں کی اور کعبہ شریف کے برابر گئی اور جان پاک آفرین کے حوالہ کر دی۔ جب اسکے آقا و ملائے اور اسکو مردہ دیکھا تو وہ بھی اس پر گرا اور اسکی روح بھی پرواز کر گئی۔ میں نے انکو بلا یا مردہ تھے۔ ہم نے ان دونوں کی تجسیم و تکفین کی۔ رحمہما اللہ تعالیٰ یہ اتنا بے نجات انسان حضرت ملا جانا کسائی سراقم۔ عبد المجید خاں قصوری عفا اللہ عنہ

اک بار سہرا کر دے اے رحمت یزدانی

عالم کو منور کر اے شعلہ ایسانی پھر سوز دروں سے کر پیدا مشرق افشانی

دے دل کو ثبات ایسا لے قوت ایمانی
وہ سوز عنایت کراے آتش پناہی
پھر برق تجلی بن اے جذبہ رُوحانی
پھر خاطرِ مسلم سے کرد و پریشانی
اک بار ہر اکروے لے رحمتِ یزدانی
لے بادِ صبا تاکے ویرانہ میں زندانی
اے بالِ بھاکہ تک پرخس کی گس رانی

ہاں جادہ ملت سے لغزش نہ قدم کجائیں
جو پھہنگ دے سینہ کو اور دل کو جلا لائے
فارن کے شعلے کو بھڑکائے جہاں بھریں
پھر شمع رسالت سے عالم میں اُجالا کر
سُکھی ہوئی کھیتی کو پھر نشوونما دے کر
مشہور زمانہ تھی کل تک تری آزادی
تو سایہ دولت گم کیوں تری غیرت ہے

کیا حال کہوں اپنا لے ترمذی مخروں
اس کشمکش غم سے ہوتا ہے لہو پانی!

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نصائح

(۱) قدرت ہوتے معاف کرنا کیسا خوب ہے۔ عذر پیش ہونیکے بعد سزا دینا برا اور معیوب ہے۔

(۲) عبرت حاصل کرنے کے اسباب بکثرت موجود ہیں۔ مگر عبرت حاصل کرنا پوالے کم ہیں۔

(۳) نعمتوں کا شکر جیسا کہ ان کے خرچ کرنے سے ہو سکتا ہے۔ اور کسی صورت سے نہیں ہو سکتا۔ اور انکی حفاظت جس طرح ان کو دوسروں پر انعام کرنے سے ہو سکتی ہے۔ اور کسی طریق سے نہیں ہو سکتی۔

(۴) جو نیک نامی مال خرچ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور کسی چیز سے حاصل نہیں ہوتی اور حرص کے برابر کوئی چیز نفس کو ذلیل نہیں کرتی۔ اور بخل کے برابر عزت لگوئی چیز عیب نہیں لگاتی۔

(۵) جب تک عقل درست نہ ہو کوئی شخص ایمان نہیں لاتا۔ اور جب تک

جہالت غالب نہو کوئی شخص کھڑی میں مبتلا نہیں رہتا۔

(۶) محبت جس طرح سخاوت نرنی اور حسن خلق سے پیدا ہوتی ہے۔ ایسی اور کسی چیز سے پیدا نہیں ہوتی۔

(۷) وہ شخص بہت گناہ گار ہے۔ جو مخلوق کی رضامندی خالق کی ناراضگی سے طلب کرتا ہے۔

(۸) علم جتنا اعلیٰ سے بڑھتا ہے۔ اتنا اور کسی چیز سے نہیں بڑھتا۔ جو شخص اصرار کرنے میں نکل کرتا ہے اس نے حقیقت ایمان کو نہیں سمجھا۔

(۹) خدائے پاک جس کام کے کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ اسکی بکا آوری کے لئے خود مدد فرماتا ہے۔ اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے۔ انسان کی کسی ضرورت کو بن پر موقوف نہیں رکھا۔

(۱۰) بردبار آدمی بخشش نہیں بلکہ اور شرف آدمی کو وحشت میں نہیں ڈالتا۔ جو شخص اپنے گرنے کا خوف رکھتا ہے۔ وہ ظلم نہیں کرتا۔ اور جس کو آخرت کا یقین ہے۔ وہ کسی سے عہد شکنی نہیں کرتا۔

(۱۱) وہ شخص جسکے بھائی دوسرے کے محتاج ہوں لائق سیاق نہیں۔ جس چیز سے تو مستغنی اور بے نیاز ہو جائے وہ اُس سے کہیں بہتر ہے۔ جسکی وجہ سے تو خدا سے مستغنی بن جائے۔

(۱۲) جو شخص دوسروں کی خیر خواہی کرتا ہے۔ وہ اپنی ذات کے ساتھ خیانت نہیں کرتا۔ جب وہ شخص باہم گالی گلوچ کرتے ہیں۔ تو وہی غالب آتا ہے جو زیادہ کمینہ ہوتا ہے۔ اور جب وہ شخص آپس میں جھگڑتے ہیں تو وہی بڑھتا ہے جو زیادہ بے عقل ہوتا ہے۔

(۱۳) خدائے پاک کی بارگاہ عالی میں اس سے بڑھکر کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں کہ اس سے سوال کیا جائے۔ اور اپنی حاجتیں اس سے مانگی جائیں۔ زمانے کی گھڑی گذرتی ہے اس میں تیری عمر کا ایک حصہ ہے۔

(۱۸) دنیا کا جو مال تو نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ وہ تیرا ہو چکا اور جو چھوڑ
مرا وہ دشمنوں کا حصہ ٹھہرا۔

(۱۹) جو شخص گناہ سے پاک اور بری مچھ دلیہر ہوتا ہے۔ اور جس میں کچھ عیب
ہو وہ شخص بزدل ہو جاتا ہے۔

(۲۰) جو شخص کل کو (آئندہ کو) اپنی موت کا دن سمجھتا ہے موت کے آنے سے
اُسے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

الکتاب شرافت

رقمزدہ مولوی محمد حیات صاحب نشی فاضل بڑیا سٹریٹ سکول کالج

”شرافت“ اصل میں عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی بزرگی کے ہیں۔ یہ وہ
ملکہ ہے جس کے وسیلے سے انسان نے حیوانیت کی پستی سے نکل کر اشراف المخلوقات
کے رتبہ پر ترقی حاصل کی۔ انسانی زندگی میں اس صفت سے اعلیٰ بہترین مدعا اور ذاتی
اوصاف حمیدہ میں سے دیگر ہمیشہ باوجود نہیں ہو سکتا کہ انسان اپنے نبی نوع میں
(شریف) کہلائے۔ اور دیگر اعلیٰ جنس میں اس اعلیٰ صفت کے حاصل کر سیکے
باعث ممتاز خصوصیت سے فائز ہو۔ یہ ممتاز خصوصیت تقویٰ کا اعظم جزو ہے
جس کے متعلق اس آیت مبارک میں اشارہ ہے کہ یا ایہا الذین امنوا اتقوا
اللہ لیجعل لکم فرقاناً ویکھروا عنکم سیئاتکم اچھ تقویٰ کرنے سے جو فرقان،
یعنی امتیاز حاصل ہو گا۔ اس کے اعلیٰ ترین اجر اسے شرافت بھی ہے۔

لہذا اس دنیا کے تمام نبی نوع میں سے اشراف المخلوقات کے افراد کی تقسیم قوموں
پر کی جاتی ہے۔ جو کہ نہ باعتبار ظاہری رنگت و روپ اور نہ بلحاظ قومیت و مذہب
نہ از روئے دنیاوی شہرت و جاہ بلکہ ایک ایسے عمدہ معیار سے جو صرف ذاتی استغلا
و امتیاز پر مبنی ہو جسے عقل سلیم ماننے سے گریز نہ کرے۔ یعنی بلحاظ اطوار و عادات

وہ یہ کہ (۱) تمام طبقہ کے افراد بشری یا تو شریف و نجیب ہیں یا (۲) غیر ان کے اس بات کی تشریح کر دینا ضروری ہے۔ کہ جو افراد آخر الذکر قسم سے ہیں۔ ان کے غیر شریف بننے کے حقیقی اسباب کیا ہیں۔ اور کن وجوہ اور وسائل سے وہ اس اخلاق حمیدہ کے حصول سے قاصر رہے اس سے بڑھ کر اور کوئی ضروری امر نہیں ہو سکتا۔ مگر ان حیلہ کل و باعث جو اس باب میں سید راہ ہیں کمابہ بعض تفصیل و تجسس کو عمل میں لایا جائے۔

دانیان میں یہ امر مختلف فیہ ہے کہ آیا انسانی فطرت ہی میں بعض اشخاص شریف و نجیب واقع ہوئے ہیں۔ اور بعض غیر شریف اور بعض میں شرافت و رذالت پر دو کا مادہ موجود ہے۔ اندر میں بارہ ہر ایک فریق نے اپنے اپنے دعوے کے اثبات میں کافی بحث کی ہے۔ جس کا اعادہ بوجہ طوالت متعذر ہے لیکن ایک ذکی الحس اور فہیم اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور اپنے روزگار تجربات اور مشاہدات عامہ کی بنا پر کہہ سکتا ہے۔ کہ فطرت یعنی اصلی پیداوار میں ان تمام جزوی اور کلی عیوب اور نقائص سے مبرا ہے۔ جو ”ذرائع“ کے نام سے متعارف ہیں۔ اور فی نفسہ کسی صفت حمیدہ کے غیر معتدل یعنی کم و بیش ہو جانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر واضح کیا جاتا ہے کہ ”مصر“ جو عام طور پر ”ذرائع“ سے شمار کی گئی ہے۔ علم الاخلاق کی رو سے یہ قوت شہوانی (اچھی چیزوں کے حاصل کرنے کی قوت) کی ایک قسم ہے۔ جب کسی چیز کی خواہش اسکی حد معین تک اعتدال کے ساتھ کی جاتی ہے۔ تو وہ کبھی صورت میں عقلاً نقصاً مذموم نہیں ہوتی۔ لیکن اس صورت میں جبکہ مطلوب چیز کی طلب میں اعتدال سے زائد تمنا منصفہ ظہور میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ تو لاجرم اُسے اس وقت حرص یا طمع کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ علیٰ ہذا بدیں طریق اوصاف حمیدہ کی افراط و تفریط عرض کیفیت وغیرہ محققہ امور کے رہنما ہونے پر ”ذرائع“ و اخلاق قبیحہ کہلاتی ہیں۔ نظر بر حالات مرقومہ بالا ہم اس نتیجے پر بخوبی پہنچ سکتے ہیں۔ اور

تمام قسم کے ردائیل جو کسی صفت یا نیکِ حوصلت کی اس حد مقررہ سے تجاوز کا نام ہے۔ اصلاح کے لئے اگر علمِ اخلاق کے اصول و قواعد کو نظر انداز نہ کیا جائے تو باقاعدہ اسکی مقررہ و معینہ حد پر کفایت کی جائے۔ تو یقیناً الکتاب افعال ردائیل سے نجات اور آزادی ممکن الحصول ہے۔

کیا وہ تجربہ اس بات کا شاید ناطق نہیں۔ اور بیسیوں مثالیں آپ کے مشاہد میں نہیں آئیں۔ کہ کتنے ایسے اشخاص جو شب و روز بدکاری میں منہمک رہتے تھے جنہیں ہر لحظہ و ہر ساعت نئی نئی شرارتیں سوچا کرتی ہیں۔ ایک لخت تمام بدکرداریوں سے ہمیز و نہایت ہی پرہیزگار اور ”عابد“ صالح بن گئے اعداد انکی تمام شرارت، بد خوئی، منکوئی، اور صلح جوئی، سے بدل گئی ہے۔ اور پرے درجے کے راستباز اور نیک مزاج بن گئے۔ تو اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر اگلے اخلاق فطرتی تھے۔ تو کیوں؟ اب یہ ردائیل شرافت سے بدل گئے اور اگر وہ فطرتاً شرعیہ واقع ہوئے ہیں۔ تو الکتاب ردائیل چہ معنی؟ اس بات پر انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہر شخص کی فطرت صاف پسندیدہ تمام حیوب و تقاضے سے فارغ ہوتی ہے۔

فطرت کے صاف اور اعلیٰ ہونے میں کئی دلائل پیش کئے جاسکتے ہیں بچے سے نیکر بوڑھے تک فطرت کے پاکیزہ اظہار و نفع ہونیکا ثبوت موجود ہے یہ ایک اور بات ہوگی۔ کہ قوانینِ قدرت اور اصولِ فطرت کے برخلاف قدم رکھنے کی کوشش کی گئی ہو۔ اور اپنے ذاتی امتیاز کا ناس اپنے ہی ہاتھوں کیا ہو۔ مگر کیا؟ ہر تاؤ پر کیا مرد و زن فطرت کے جذبات کی لہریں ہر آن و ہر ساعت اگلے اندر موجود ہیں۔ گو اس بات میں شک نہیں۔ کہ فطرت کے جذبات اور جذبات کے مدارج و مراتب الگ الگ ہیں۔ ہمیشہ بلند خیالی اور علو ہمتی اس کی اصلی تکمیل ہے۔ اور جو کچھ سلف یا حال کے ارباب نے کمالیت حاصل کی۔ اسی کا ایک نمایاں نمونہ ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اصولِ شرافت و منجابت کے لئے قوانینِ فطرت پر عمل کیا جائے۔ اور اسکے جذبات کا کافی طور پر خیال ہو۔

اس بات کے ماننے میں تامل نہیں۔ کہ بچے کی سن تمیز کے شروع ہوتے
اس کی خداداد قوتوں کے ذریعے تعلیم و تربیت کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنی
آلات و اسباب کی بدولت بہت کچھ متاثر ہو تا رہتا ہے۔ جن میں سے زیادہ تر
بیرونی جذبات جو اکثر اس کے مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ اسے اپنی طرف
کھینچتے اور قوائے دماغی میں بتدریج جاگزیں ہو کر ترقی پکڑتے رہتے ہیں۔ جو
آخر میں کبھی نہ کبھی ان افعال و اعمال کا اسے مرتکب بناتے ہیں۔ کون انکار کر
سکتا ہے۔ کہ کسی امر کی خواہ وہ قوی ہو۔ خواہ فعلی۔ پہلی بنیاد خیالات نہیں یعنی
ہر کام پہلے خیالات ہی کے ذریعے ہمارے دماغ میں نشوونما پاتا رہتا ہے۔ ابتدائی خیالات
کی بیچلنی سے ہی لیکر راسخ ہو جانے پر بڑی مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔ اور یہ
بھی ضروری ہے۔ کہ خیالات پختہ اور راسخ ہو جانے کی صورت میں وہ خیالات
عملی صورت اختیار کرے۔ جو بسا اوقات ایسا وقوع پذیر ہوا ہے :

اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ کہ آدمیوں کو
بری سوسائٹیوں اور ناانسانگہ محاسن میں آنے جانے سے قطعی پرہیز کرنا
چاہیے۔ اور تمام ایسے واقعات جن میں خیالات کے فاسد ہونیکا احتمال موجود
اجتناب کریں۔ گو کبھی تقاضائے نفسانی جی میں کسی شرارت (دُبری خصلت)
پیدا ہونیکا خیال گذرے۔ تو فوراً کسی نہ کسی ممکن طریق سے ان خیالات کی بیچلنی
کو ہر ایک اہم فرض تصور کرے۔ اور خدا کی عطا کی ہوئی قوت تمیز سے اسکی
بھلائی بُرائی اور انجام پر ایک تنقیدی نظر کریں۔ اور ایک لخت بُرائی سے قطع
تعلق کر کے نیکی طرف راجع ہوں۔ اکثر معلوم ہے۔ کہ بعض شریف زانے اپنے
آبا و اجداد کی شرافت اور نجابت پر اترایا کرتے ہیں۔ لیکن شرافت جو کہ ایک
ذاتی فعل ہے۔ تو دوسرے کی نسبت کس طرح موجب فخر و امتیاز ہو سکتی ہے
جب تک کہ اپنے آپ میں موجود نہ ہو۔ البتہ اس بات سے انکار نہیں۔ کہ
خاندانی شرافت عرف عام میں بجائے خود ایک اچھی چیز ہے۔ اور قابل لحاظ

لیکن کوئی شخص تا وقتیکہ ہذا نہ شریف و اسیل نہ ہو۔ کوئی آدمی صرف خاندانی وقار ہی کے باعث اسے شریف نہیں کہہ سکتا۔

شرافت کے حصول کیلئے ضروری ہے۔ کہ باوجود اکتساب دیگر علوم و فنون لطیفہ علم اخلاق کو سب سے مقدم تصور کر کے نہایت جلد و جہد سے سیکھنا چاہئے اور تمام امور میں اس کے مقررہ اصول و قواعد پر بغور تعمق عمل پیرا ہونا چاہئے اس طریق سے ملکاتِ فاضلہ یعنی نیک خصائل جلد از جلد منسلک عادت کے راسخ ہو جاتے ہیں۔ مشہور و معروف فلاسفوں کی سوانح عمریوں کی مطالعہ اور نصیحت آمیز وقائع بغایت موثر ہیں۔ اس بارہ میں نیک صحبت ایک اعلیٰ ترین ذریعہ حصول شرافت و نجابت ثابت ہوئی ہے۔ اور اسکا اثر ضرور کسی نہ کسی طریق سے ہو کر رہتا ہے۔ اسلئے شریف اور نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا ضروری ہے۔ کیونکہ قدماء کے نزدیک متخلق باخلاق حمیدہ کا وجود اس دار فانی میں کبریتِ احمر سے زیادہ عزیز اور نادر الوجود تصور کیا گیا ہے۔ خیالات بھی افعال و اعمال پر معتد بہ اثر ڈالتے ہیں۔ اسلئے لازم ہے کہ بُرے خیالات کو بھی اپنے دماغ میں جگہ نہیں دینی چاہئے۔

انسان اسی وقت شریف کہلا نیک واقعی مستحق ہوتا ہے۔ جبکہ اس کا ہر تاؤ و تمام نبی نوع کے ساتھ ارادۂ اقوالاً، فعلاً بغایت پسندیدہ اور نیک ہوتا ہے اور یہ سب باتیں اُس صورت میں حاصل ہو سکتی ہیں۔ جبکہ مکمل طور پر تعلیم و تربیت حاصل ہو چکی ہو۔ اور کافی استعداد کے ساتھ علم و ہنر سیکھ لیا ہو تاکہ مفید، وغیرہ، مفید، نیک و بذا امور میں تمیز اور فرق دریافت کرنے کی قوت حاصل ہو چکی ہو۔ اپنے واجب التعظیم لوگوں کی عزت و حرمت کا پورے طور پر خیال ہو۔ دیگر افراد کے ساتھ ان کے استحقاق کے مطابق معاملہ کیا جائے۔ بلکہ جملہ طبقات الناس کے ساتھ صداقت و استبازی، ہمدردی، دیانتداری، ترحم، شفقت کے ساتھ برتاؤ کیا جائے۔ کبھی اپنی ذاتی مفاد

اور حصول مراتب کے لئے دوسرے اثبات جنس کو زحمت نہ دے بیکیوں۔
ضعیفوں اور دیگر مستحقین کو اپنے مقدور بھر امداد دینے میں کبھی دریغ کرنے کا
رہنماوار نہ ہو۔ الغرض شرافت کے حصول کا بہترین ذریعہ علم ہی ہے۔
مولانا حالی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کرد علم سے اکتساب شرافت شرافت سے ہوگی نجات زیادہ
مگر علم کے ساتھ عمل کا ہو نا ضروری اور لازمی امر ہے۔ کہ سوائے اس کے
چارہ نہیں۔ کوئی شخص صرف بہت سے علوم سیکھ کر شریف نہیں کہلا سکتا۔
تا وقتیکہ علم کی ہدایت کے مطابق عمل پیرا ہو کر واقعی شریف کہلا نہ کیا مستحق نہ
بنے۔ شرافت ہی ایک اعلیٰ اختیار ہے۔ جس کے سامنے جملہ اوزار و آلات بیچ اور
ناکارہ ہیں۔ جو اپنے ویگانے کے دلیں سکھادیتی ہے۔ خواہ شریف آدمی غلی
حیثیت سے کوئی امیر کبیر، دو تہذیب خواہ غریب فقیر ہو۔ تمام نئی نوع سے ممتاز
اور فوقیت اسی کو حاصل ہے۔ یہ بات ہر شخص بخوبی جانتا ہے۔ کہ حضرت انسان جو
بظاہر باریخ فطرہ خون گوشت پوست کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے۔ اور اپنی پیدائش
بناوٹ و وضع میں کم سے کم درجے کے دیگر حیوانات کے ساتھ اسے بہت ہی کم
نسبت ہے۔ اور بلا شک و شبہ ظاہری جسامت و قدامت کی رو سے حیوانات
کے ساتھ مساوات کا دم نہیں بھر سکتا۔ بلکہ ان سے بہت ہی پست ہے۔ پھر اس
پر تعجب یہ ہے۔ کہ باوجود اپنی کم طاقتی و پستی کے اتنے بڑے شہزور اور جب علم و نور
کا نہایت دلیری سے مقابلہ کرتا ہے۔ شہیر کو اپنے قابو میں لانا اس کی ادنیٰ
کارگیری ہے۔ ہاتھی۔ گھوڑے کو پاؤں کے اشارے سے چلاتا ہے بیشمار وحشی
ان گنت صحرائی درندوں، پرندوں کو مطیع و منقاد بناتا ہے۔ غرض وہ کام کرتا
ہے۔ جو بظاہر اسکی طاقت اور حیثیت سے بہت بڑھ چڑھ کر ہیں۔

ہاں! البتہ اگر نظر سبسطہ اس کی اصلی کامیابی کے سربتہ راز کو حاصل کریں
تو یقین ہے۔ کہ وہ جو ہر جسکی برکت و عظمت سے ہر دوسرے طبقات حیوانی

میں متمیز بنایا گیا ہے۔ اور جس سے اس نے اس قدر اعلیٰ مراتب حاصل کئے ہیں تو عقل انسانی ہی ہے۔ جو ایک قدرت کا عظیم ترین عطیہ ہے۔ جس کے وسیلے سے انصاف الامتیاز فرما حاصل ہے۔ اور اس سے اسی نوعیت کی بدولت معراجِ حق پر فائز المراتبی حاصل کی ہے۔ اور روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ یقین ہے کہ کسی عرصہ میں ولا استہلا اور غیر محدود ترقی کے میدان کو فتح کر کے اپنی بسات و شجاعت کا سک بٹھائیگا۔

زمانہ حال کی نئی اختراعیں اور ایجادیں۔ اس بات کا کافی ثبوت بہم پہنچاتی ہیں۔ کہ قرینِ اولیٰ اور وحلی میں گو قدیم صفت و حرفت کمال کے آسمان چمکتی تھی۔ جس کا اونے نام نہ نہ تاحال آثارِ قدیمہ سلسلہ الحال سے اسکی تصدیق و توفیق کرتے ہیں۔ لیکن کئی امور کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ حال کی ایجادیں زمانہ سابق سے گو نہ فوقیت و عظمت رکھتی ہیں۔ قدیم فلاسفر باوجود اپنی گہری تحقیقات کے جن امور کو ناممکن کا نتیجہ دے چکے تھے۔ اب وہ ایک معمولی فرد انسانی کے عام معمولات میں سے شمار کئے گئے ہیں۔

ان امور کا تذکرہ کرنے سے ہمیں یہ نتیجہ نکالنا از بس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آدمی جب اس جوہر عقل کے عطیہ سے دوسرے جملہ حیوانات سے گوئے بہت لے گیا اور سب پر اسے خصوصیت کے نفوذ حاصل ہے۔ تو نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ اسے اخلاقی امور میں اس قدر گرا ہوا پائیں۔ کہ اوتے سے اونے افعال اور چھوٹی سے چھوٹی برائیاں تو کجا۔ کہنے بڑے اعمال شیعہ کے ارتکاب میں وہ حیوانیت کے درجے سے بھی بہت گرا ہوا ہو۔ اتنی شرارت پسندی اور ناشائستہ حرکات و سکنات کی وجہ سے وہ اپنے بنی نوع کے لئے باعثِ شگندہ عار ہو۔ بہت ہی قابلِ حسرت ہے۔ کہ جو اس کا مابہ الامتیاز تھا۔ جس کی وجہ سے وہ حیوانات سے متمایز تھا۔ اشرف المخلوقات کی خلعت جسکے تن تھی۔ اسکو ایسی قابلِ نفیر حالت میں پائیں۔

اقتصادی ترقی بجائے خود ایک بڑے کام ہے۔ بلکہ کامیاب زندگی کا سب سے بڑا حصہ اور بہتر مس مقصد ہے۔ لیکن ہر قوم ہی انسان کی اصلی پیدائش مطالبہ اور اغراض کو جو شرافت اور شریف بننا ہے۔ کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ہر فرد انسانی بلا تفریق قوم و ملت اصولاً اس بات کا پابند ہے کہ وہ اپنے امکان بھر اخلاقی حالت کو سنوارنے میں غایت جدوجہد سے کام لے۔ خدا داد قابلیت و قوے کی مدد سے خیر و شر میں تمیز کرے۔ اور صالحہ پیدائش طرح پابند ہو۔ کہ ملکات فاضلہ کثیرہ عادت و اطوار کے لایسوخ ہو جائیں ظاہری اور خالص میں اصلی فطرت اپنے حقیقی رنگ میں جلوہ گر ہو۔ اور وہ اپنے آپ کو گوس امر کا واقعی پورا اہل ثبات کر دے کہ مملکت ارضی میں وہ فی الاصل صحیح معنوں میں خلیفۃ اللہ ہے۔

کوئی قوم یا جمہور وطن صرف اپنی مالی و معاشرتی حالت کو بجا سنوار کر اور احباب عیش و تنعم با افراط پیدا کر کے خائنۃ قوم نہیں کہلا سکتی۔ تا وقتیکہ الکی اخلاقی کمزوریاں رفع نہ ہوں غور کا مقام ہے کہ تہذیب اپنی صورت میں تہذیب ہے جبکہ آپس میں یگانگت، اتحاد، صداقت، ہمدردی، صلہ رحمی وغیرہ فضائل حمیدہ و اوصاف پسندیدہ پائے جائیں۔ خود غرضی اور نفسانیت کے مدعی کبھی اصلاح قوم کا بیڑا پار نہیں کر سکتے۔ ہمیشہ معذب اقوام تب ہی جا کر مہذب کہلاتی ہے۔ جب ان کے افراد آپس میں اتحاد حقیقی پیدا کرتے ہیں جس طرح مشین کے پرزے کام کے وقت ایک دوسرے سے مل جل کر ہر طرح کی سہولتیں ہم پہنچاتے ہیں۔ اور وہ کام معینہ اس صورت میں تکمیل پذیر ہو تا ہے۔ بعینہ ہر ایک قوم مہربانے وطن کی مثال بھی ویسی ہی ہے۔ کہ شائستگی، شرافت، تہذیب کے متعلق جب تک آپس میں بددے معنوں میں یگانگت، اتفاق پیدا نہیں کر لیتے۔ اصلی ترقی پر پہنچانا دشوار ہے۔ آؤ۔ پیارے ہم وطن بھائیو سب نگار اپنی مسکلات

تکالیف و مصائب کو دفع کریں۔ اور کمال انسانی کے حاصل کرنے میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں۔

رہ اینست روا از طریقت متاب
بہ گام و کلمے کہ خواہی بیاب

احقر اکائیات
محمد حیات کان اللہ عنہ

چالیس سوالات اور ان کے جوابات

از حضرت قبلہ عالم سجادہ نشین صاحب سیال شریف مدظلہ علی

بلسلہ اشاعت گذشتہ

سوال نمبر ۹۔ باعث رفع حجاب کون عمل یا عملیات ہے۔
جواب ۹۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنْهُمْ أَمْوَاتٌ

اور نہ خیال کرنا ان کو جو مارے گئے اللہ کی راہ میں مرا ہوا

بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۖ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ

بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس ان کو روزی دی جاتی ہے جس سے ان میں مسرت ہو اٹھوا اللہ نے دیا

فَضْلَهُ ۖ وَیَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ

اپنے فضل سے اور خوشوقت ہیں ان کی طرف سے جو انہیں شامل نہیں ہوئے ان کے پیچھے

أَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَأَهِمٌّ يَجْرُونَ ۚ یَسْتَبْشِرُونَ

اس وجہ سے کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے خوشیاں مناتے ہیں

بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَفَضْلِ وَأَنَّ اللَّهَ وَصْنِيعَ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ

اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ ہر ایک اللہ نہیں پر بیکوثر ثواب ایمان والوں کا

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا اصابَهُمُ الْقَرْحُ

جنہوں نے حکم مانا اللہ کا اور رسول کا اسکے بعد کہ پہونچ چکے تھے اکوڑخم
لِلَّذِينَ احْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا اَجْرٌ عَظِيمٌ الَّذِيْنَ

ان میں جنہوں نے نیکی کی اور پرہیزگار بنے انکے بڑے اجر ہیں جنکو لوگوں نے
قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلہ کا بڑا سامان جمع کیا ہے تو ان سے ڈرتے رہنا تو
فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَهُمْ قَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

اسات نے انکار کیا کہ ہم کو اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے
فَاتَّقِبُوا بِنِعْمَةِ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضِّلْ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْعَةٌ

غرض وہ داپس آئے اللہ کی نعمت اور فضل سے کہ نہ پہونچا ان کو کوئی سوزند
وَاتَّبَعُوا رِضْوَانِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ سورہ آل عمران

اور چلے اللہ کی رضا پر اور اللہ بڑے فضل والا ہے
آیت ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ - ۱۶۹ فَاِذَا لَقِيْتُمْ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تو جب تمہاری مٹ بھیڑ ہو کافروں سے
فَضْرِبَ الرِّقَابُ حَتّٰى رَاٰ اِلْتَحَنَتْهُمْ فَشَدُّوْا نَاقٍ

تو لڑائی گروینیں یہاں تک کہ جب انکا خوب خون بہا چکو تو مضبوط باندھ لو
فَلَمَّا مَسَّ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءٌ حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا

پھر یا احسن کرنا اسکے بعد اور یا معاوضہ لینا یہاں تک کہ لڑائی رکھ دے اپنے ہتھیار
فَالِك وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَاجْتَنَصَرْتُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوْا بَعْضَكُمْ

دیکھ کر ہے، اور اللہ جانتا تو خود ان سے انتقام لینا لیکن وہ چاہتا ہے کہ آزمائے تم میں
مِنْ بَعْضٍ وَالَّذِيْنَ قَتَلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضَلَّ

ایک کو دوسرے اور جو لوگ قتل کئے گئے اللہ کی راہ میں تو اللہ بڑے نیک کام کرتا
اعْمَالَهُمْ سَيُجْزِيْهِمْ وَيُضْلِلُ بِالْمُؤْمِنِ وَيُدْخِلُهُمْ الْجَنَّةَ

۱۰ اے خدایا کہ وہ انکو مقصود تک پہنچا دے گا اور انکی حالت سکوار دے گا اور انکو داخل فرما دے گا

عَنْ مُحَمَّدٍ ۝ سورة محمد آیت لم وه ۷۶ و ۷۷ آیت جواب سوال نمبر
جس کا افتخار سبنا دیا ہے انکو
عمل کرنا چاہیے۔

سوال نمبر ۱۳۳ مسلمانوں سے افلاس کیونکر دور ہو۔ بہترین طریقہ دفعیہ سے
مطلع فرمائیے

جواب عا۔ وَلَا تَقْنُصُوا وَلَا تَخْزُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ
اور بہت نہ مارو اور نہ رنج کرو اور تم ہی غلبہ رکھو گے

إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ سورة ال محمد آیت ۱۳۳ اور تجارت کرنی
اگر تم مسلمان ہو

چاہیے جس تجارت کا ذکر سورة توبہ آیت ۱۱۲ و ۱۱۳ میں ہے
إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ

بیشک اللہ نے خرید لیا مسلمانوں سے انکی جانوں اور مالوں کو اس قیمت
لَهُمُ الْجَنَّةُ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ

پر کہ انکے لئے جنت ہے یہ لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر قتل کیے اور قتل کئے جاتے ہیں
وَعْدًا عَلَيْهِ حَقٌّ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ

وعدہ دہو چکا، اللہ کے ذمہ سچی تورات اور انجیل اور قرآن میں اور کون
أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِعَيْكُمْ اللَّهُمَّ يَا عَلِيمٌ

ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ تو خوشیاں ملنا اس سے جو جس کا معاملہ تھے اللہ نے کیا ہے
وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ التَّائِبُونَ الْعُقَدُونَ الْحَامِدُونَ

اور بھی بڑی کامیابی ہے دیہ لوگ، توبہ کرنے والے عہد شکن گناہوں کو معاف کر دے
السَّاجِدُونَ الرَّكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْأَمْشِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

اللہ کی راہ میں سفر کریں گے رکوع سجدہ کریں گے نیک کلمہ کو کہنے والے
وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

اور ہر کام سے منع کریں گے اور حلال رکھنے والے اور اللہ کی حدوں سے تجاوز نہ کرنے والے

اور نیز سورۃ صف آیت ۱۱۱ و ۱۱۲ میں ذکر ہے
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِّنْ
 عَذَابِ أَلِيمٍ تُوْثِقُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ

عذاب سے بچو یہ پکار، کہ تم ایمان لانا اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے یہ تمہارے بہتر ہے
 إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ يَعْفُرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ

الگرم سمجھو۔ بخش دے گا تمہارے گناہ اور تم کو داخل فرمائے گا
 جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسْكِنٌ طَيِّبَةٌ

ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں اور عمدہ مکانات ہیں جو ہمیشہ
 فِي جَنَّةٍ عَذْوَةٍ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَآخِرُ

ہے کیا عوں میں (ہوگے) یہی بڑی کامیابی ہے اور ایک (شمارہ)
 تَحِبُّونَهَا لَصَرٍّ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٍ قَرِيبٍ

اور بھی ہے جس کو تم پسند کرتے ہو یعنی مدد اللہ کی طرف سے اور جلدی فتح پائی
 صَوَالِ نَمْبَر ۱۱۔ صراط مستقیم کیا ہے۔ اور اس کے فروع کون سے

جواب ع۔ وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ
 اور یہی میرا طریق ہے سیدھا تو اس پر چلو

وَلَا تَتَّبِعُوا السَّبِيلَ فَتَفْرَقَ بَيْنَكُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
 اور نہ چلو دو سبیلوں پر کہ وہ تم کو جدا کر دیں اس کی راہ سے

ذَلِكُمْ وَصَّيْتُكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ سورۃ النعام
 اس کا تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم بچتے رہو

وَمِنْ آخِرِ طُرُقِكَ مُسْتَقِيمًا قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ

اور یہی تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے ہم مفصل بیان کر چکے آیتیں
لِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ ۝ لَهُمْ دُرٌّ أَسْوَدٌ مِثْلُ لَسْلِمٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ

لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں۔ ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے ان کے رب کے پاس
وَهُوَ وَكَيْهِمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ سورہ النعام آیت ۱۲۶

اور وہی ان کا کارساز ہے۔ اسکی صلہ میں جو وہ کرتے ہیں

۱۲۷ و

سوال نمبر ۱۲۔ اقرب الطرق الی قرب المولیٰ فرمائیے۔

جواب عا۔ وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْوَسِيلَةِ دِينًا فَلَنْ

اور جو طلب کریگا اسلام کے سوا دوسرا دین تو ہرگز
يَقْبَلَ مِنْهُ ۝ وَهُوَ لِي الْآخِرَةُ مِنَ الْخَيْرَيْنِ ۝

وہ اس سے قبول نہ کیا جاوے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانیا والا نہیں ہوگا

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَ

کیوں ہدایت دینے لگا ہے اللہ ایسے لوگوں کو جو کافر ہو گئے ایمان لا۔ مجھے پیچھے اور

شَهِدُوا أَنَّ الرُّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ

وہ اقرار کر چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور آچکی تھیں ان کے پاس دلیلیں اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ سورہ آل عمران آیت ۷۹ و ۸۰

نہیں ہدایت دیا کرتا ظالم قوم کو

وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ

اور نہ مقرر اللہ کے ساتھ دوسرا معبود میں تم کو اسکی طرف سے درسنانے

مُبِينٌ ۝ وَذِكْرُ فَإِنَّ الذِّكْرَ يَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝

والا ہوں اور سبھاتے رہو کیونکہ سبھانا نفع دیتا ہے ایمان والوں کو

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِعِبَادُونَ ۝

اور میں نے جو جنات اور انسان کو پیدا کیا ہے نہ اس لئے کہ میری عبادت کریں

سوال نمبر ۱۳ - مذہب کی جامع تعریف کیا ہے۔

جواب عطا - وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ

اور محنت کرو اللہ کی راہ میں جیسا کہ محنت کرنا حق ہے۔ اس نے

جَتَبَكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ

مٹو انتخاب فرمایا اور نہیں کی تمہارے دین کے بارے میں کچھ تنگی (تمہارے تجویز کیا)

مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمُّكُمُ الْمُسْلِمِينَ

تمہارے باپ ابراہیم کا دین - اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا

سورۃ حج آیت ۷۷

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ

نہیں تھے ابراہیم یہودی اور نصرانی بلکہ تھے ہماری سرکار

حَنِيفًا مَسْلُومًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ

کے بندے اور نہ تھے شرک والوں میں۔ بیشک لوگوں میں زیادہ حقدار

بِإِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ

ابراہیم کی خصوصیت کے دی ہیں جو انکی راہ چلے اور یہ نبی اور وہ لوگ جو

آمَنُوا ۝ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ۝ سورۃ آل عمران آیت ۶۷ و ۶۸

ایمان لائے ہیں۔ اور اللہ حامی ہے مسلمانوں کا۔ (باقی آئندہ)



منقبت حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین چشتی جمیری رحمۃ اللہ علیہ

(حضرت گرامی مدظلہ العالی)

راؤ فردامیزند امروزی من اسے ولے من غوطہ دگر دواپ امروزم خورد فردائے من

کلمہ تار یک من منت کش خود شید منیت صبح محشر سایہ پرورد جنب یلداے من

بر در حرف آشنایان بر نمی آرم خود
 بستی من مستی منصور دارد در دماغ
 نفی اثبات مرا اثبات نفی من دلیل
 یان خود و او فتنال از چو بندہ بر کردہ سر
 درہ سر جو شمع فلے دارم در آغوشی آفتاب
 من بدان معین الدین من دستے زدم
 یا معین میریز از نہر حوضہ در آویز من
 گر جو شیبائے عشق خواجہ بندہ نواز
 من بہشت معین باجو و غلام چہ کار
 حلقہ زنجیر من آویزہ گوش جنوں
 حسرت اند حسرتم امروز و فردا ہمہ برس
 طبع عرفی و گرامی خوردہ از یک دلیہ شیر
 دو دمان عشق را از من گرامی تر ز زاد
 کوں معنی نزد ادب بر بام استغنا من
 می چکد خون انا الحق از لب گویائے من
 معنی لا جو شس زہ از جو میرا لائے من
 عشق عقل آموز من عقل جنوں غلامے من
 گرد خود گردم بود مجنون من ایلائے من
 خواجہ من سیدی من خضر من مولائے من
 یا معین میچو شد از نہر سوجہ دریائے من
 جلوہ میر آمدند آغوش دل دانائے من
 لطمہ زخم من بود غلامان من حورائے من
 داستان تجوی فساد شود لائے من
 می تراود خون امیر از دگ فرو لائے من
 گفتم عرفیت اینک حجت و دعوائے من
 جو بر من کرد روشن گوہر آبائے من

مدح سرکرد گرامی خواجہ فیاض کہ یان
 مدح سنج من گرامی شاعر بکتائے من

قرآن کے متعلق متعصب یورپیوں کی رائے

ذیل میں چوتین متعصب یورپی مورخوں کی رائے جو انہوں نے قرآن مجید کے متعلق اپنی کتب میں
 تحریر کی ہے مدح و مبالغہ کرتے ہیں۔ اگرچہ جنوں نے اپنی عموماً اکثر حصہ اسلام پر کتہ چینی نہیں
 کر دیا ہے مگر قرآنی آیتوں سے متاثر ہو کر مجبوراً انہیں اظہار صداقت کرنا پڑا۔

پاورسی راڈ ویل صاحب لکھتے ہیں: ”سوء قرآن میں ایک گہری بچائی ہے جو

جو ان الفاظ میں بیان کیا گئی ہے۔ جو باوجود مختصر ہو چکے قوی اور صحیح رہنمائی اور الہامی حکمتوں سے مملو ہیں۔

مورخ گبن صاحب لکھتے ہیں۔ ”قرآن ایک عام مذہبی۔ تمدنی۔ ملکی۔ تجارتی۔ دیوانی۔ فوجداری وغیرہ کا مضابطہ ہے۔ وہ ہر ایک امر پر حاوی ہے۔ مذہبی عبادت سے لے کر رات دن کے کاروبار۔ روحانی تجارت سے لیکر صحت جسمانی۔ جماعت کے حقوق سے لیکر حقوق افراد۔ اخلاق سے جراثیم۔ اور دنیاوی سزا سے دینی سزا و جزا وغیرہ تک کے تمام احکام قرآن میں موجود ہیں۔ اسمیں سیاسی اصول بھی ہیں۔ جن کی بنا پر حکومت کی بنیاد پڑی۔ اور انہیں سے ملکی قوانین اخذ کئے جاتے ہیں۔ اور روزمرہ کے مقدمات حافی دمانی کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔“

جان ڈیوڈ پورٹ صاحب لکھتے ہیں۔ ”منجملہ ان بہت سی شخصوں کے جن پر قرآن فخر کر سکتا ہے۔ اور وہ نہایت ہی عیاں ہیں وہ یہ ہیں۔ ایک تو مودبانہ انداز و عظمت جس کو قرآن خدا کا ذکر کیا اشارہ کرتے ہوئے ہمیشہ مد نظر رکھتا ہے۔ کہ وہ خدا کی خواہشات رزیلہ اور انسانی جذبات کو منسوب نہیں کرتا۔ اور دوسری خوبی یہ ہے۔ کہ وہ تمام غیر مہذب و ناشائستہ خیالات حکایات اور بیانات سے بالکل منزہ ہے۔ جو بد قسمتی سے یہود کے صحائف میں عام ہیں۔ اور یہ کہ قرآن تمام ناقابل انکار عیوب سے بالکل مبرا ہے۔ اس پر خفیف حرف گیری بھی نہیں ہو سکتی۔ اس کو شروع سے آخر تک پڑھو مگر تہذیب کے رخساروں پر ذرا بھی چھپ کے آثار نہیں پائے جائینگے۔“ اٹھی۔

مسلمانوں کی ذلت آفرین تباہی

مقدمہ بازی

(بلسلہ اشاعت گزشتہ)

تنبذیر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَارَاقِبْكَ رَبُّكَ يَوْمَ تَوَارَا
كَانُوا إِخْوَانُ الشَّيَاطِينِ

تنبذیر یعنی بلا ضرورت خرچ کرنا وہ بھی اس مقدمہ بازی میں ضرور پائی جاتی ہے چونکہ بسا اوقات مقدمہ صرف اپنی بات رکھنے کے لئے لڑایا جاتا ہے۔ اس لئے جو کچھ اس میں صرف ہو گا وہ بالکل بیفائدہ اور فضول ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی نسبت فرماتا ہے وَارَاقِبْكَ رَبُّكَ يَوْمَ تَوَارَا
كَانُوا إِخْوَانُ الشَّيَاطِينِ۔ فضول خرچی مت کرو کیونکہ حکم کا نوا من اخوان الشیاطین۔ فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں۔ کیونکہ شیطان نے جس طرح عصیان و طغیان میں حد سے تجاوز کیا اس طرح مہذبین بھی مال و دولت بلا ضرورت اور فضول خرچ کرنے میں اپنی ہستی سے زیادہ تجاوز کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ تنبذیر افلاس کا پیش خیمہ ہے اور افلاس کی وجہ سے کئی قسم کے معامی و مصائب میں مبتلا ہونا بعید از عقل نہیں اس لئے اس سے احتراز شرعاً و عقلاً ضروری ہے۔ خدا توفیق عطا فرمائے۔

اسراف

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

یہ تنبذیر کا چھوٹا بھائی ہے اس سے بھی کوئی مقدمہ حق ہو یا ناحق خللی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اسراف اس کو کہتے ہیں کہ ضرورت سے زیادہ

خرچ کیا جائے۔ یعنی اگر ایک روپیہ صرف کرنے کی ضرورت ہو تو دو روپیہ صرف کیا جائے۔ اور مقدمہ کی کامیابی کے لئے ضرور ایسا کیا جاتا ہے۔ اسراف و تبذیر میں فرق یہ ہے کہ اسراف ضرورت سے فاضل کرنا قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ:-

ان الله لا يحب المرففين - اللہ تعالیٰ فضول خرچوں کو پسند نہیں کرتا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اصحابی کو وضو میں پانی زیادہ گراتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ تم اسراف کرتے ہو حالانکہ وہ نا جائز ہے ۱۲ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا جو چیز اپنی حد سے بڑھائی جائے وہ اسراف ہے۔

عقلاً بھی اسراف آجتناب لازم ہے۔ کیونکہ اسراف سے بھی افلاس پیدا ہوتا ہے۔ اور افلاس کے سبب سے مصائب معاشی کا صدور لازمی ہے۔

سب و شتم

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیاب المسلم فسوقاً واحداً - مقدمہ بازی میں ایک قباحت یہ بھی ہے کہ جس نے مقدمہ ہار اس کی برائی کی جائے۔ اس پر سب و شتم کیا جائے۔ اس کو گالی دی جائے۔ حالانکہ اس کا شمار بھی گناہ کبیرہ میں ہے۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

سیاب المسلم فسوقاً واحداً - مسلمان کو گالی دینا فاسقوں کا کام ہے۔ اور جب کہ وہ اپنا کوئی رشتہ دار ہے۔ تو اور ذلیل حرکت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کو گالی دینا اپنے کو گالی دینا ہے۔ لیکن مقدمہ بازی

کاملعون شیطان ان حضرات کو ایسا کرنے پر مجبور کر دیتا ہے اور عصیاں طغیاں میں ملوث رہنے کے باعث انکی فطرت گالی گلوچ سب و تتم اور فواحش کے ارتکاب کے لئے بے چین رہتی ہے۔ تم اسکو محض خیالی بات نہ سمجھو۔ بلکہ یہ امر واقعہ ہے۔ عام طور سے مقدمہ بازوں کلمہ ہی شیوہ ہے۔ کہ اپنے مخالف کو سخت کلامی اور گالی گلوچ سے یاد کریں۔ جو بہت مہذب ہیں وہ ہنزیب سے گریے ہوئے الفاظ کے ساتھ اپنے مخالف کا نام تو نہیں لیتے۔ لیکن ایسے الفاظ ضرور استعمال کرتے ہیں۔ جس سے اس کے مصاحبوں اور پیروں کے سامنے اسکی ہمتک ہو سکے۔ شرعاً تو اس کی برائی تمہیں معلوم ہو گئی کہ اس کا ارتکاب گناہ کبیرہ اور فسق ہے۔ عقلاً بھی اسکی برائی سمجھ سکتے ہو۔ کہ یہ ہنزیب کے خلاف اور اذال کا شعار ہے۔ اس سے اجتناب کرو۔

حب دنیا

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حب الدنیا راس کل خطیئۃ مقدمہ بازی کا ایک برائی یہ بھی ہے۔ کہ اس میں انتہا درجہ کی دنیا کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور عموماً صرف دنیوی اغراض سے اس کا وقوع بھی ہوتا ہے جو مقاصد اسلام کے سراسر منافی اور خلاف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِعِبَادَةٍ۔ میں نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا۔ لیکن عبادت کرانے کے لئے یعنی جن و انس کی خلقت کا مقصد عبادت ہے۔ اس لئے جو چیزیں عبادت کے لئے سبب ہونگی انکا کرنا تو ضروری ہوگا۔ لیکن اور چیزیں جن کو عبادت الہی سے واسطہ نہیں۔ یا وہ امور عبادت کے منافی و مضاد ہونگی انکا کرنا یقیناً حرام اور سبب مصیبت ہوگا۔

اسلئے دنیا بقائے حیات اور تقویت عبادت کے لئے فرض ہے

لیکن جب دنیا جس سے تکبر حسد وغیرہ امراض خبیثہ پیدا ہوتے ہیں۔ حرام ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ
 حب الدنیا سراسر کلی خطیئہ دنیا کی محبت عام برائیوں
 کی جڑ ہے۔ جب دنیا کی وجہ سے بڑے بڑے مقاصد اور فتن پیدا ہوتے
 ہیں۔ جس میں سے ایک مقدمہ بازی ہے۔ اس کے سوا دنیا کی محبت کرنے
 والا خود غرض ہوتا ہے۔ اپنے فائدے کو کبھی کسی کی بھلائی کو پسند
 نہیں کرتا دنیا کی محبت کمریہ الامام کو گوئی نظروں میں سخت ذلیل و
 حقیر ہو جاتا ہے۔ کبھی کوئی شخص اس کی عزت دل سے نہیں کرتا۔
 اس کا احساس غالباً ہر شخص کو ہو گا۔ کہ دنیا پرست کی عزت
 کبھی کوئی شخص دل سے نہیں کرتا۔ پھر تم کیوں مقدمہ بازی کر کے دنیا پرست
 کہلاتے اور اپنے کو ذلیل کرتے ہو۔

غصہ و غضب

قال لنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب لیفسد ایمان
 مقدمہ بازی کی برائیوں میں غصہ بھی ہے۔ جب انسان کو اس
 میں ناکامی ہوتی ہے۔ تو اس وقت حسرت و افسوس کے ساتھ غصہ
 و غضب بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور غصہ کی حالت میں انسان اچھے
 برے کی تمیز نہیں کرتا اور اپنی عافیت و آرام بلکہ عزت و حرمت جان
 و مال اور اخلاق و ایمان سب کو ضائع کر دیتا ہے۔ اس لئے ارشاد
 نبوی ہے کہ

ان الغضب لیفسد ایمان غصہ ایمان کو فاسد کر دیتا ہے۔ جب
 انسان عدالت سے اپنے کو کامیاب پاتا ہے۔ تو غصہ کی حالت میں اپنے
 مخالف سے انتقام لینے اور اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے
 اور پھر اس غصہ میں برکزدنی اور ناکردنی افعال کا مرتکب ہو کر خلاف

درزی کرنے لگتا ہے۔ جس سے اپنے کو آفت و مصیبت میں پھنساتا ہے اور اپنی ذلت و رسوائی کا سبب ہوتا ہے۔

چوری

قال رسول اللہ علیہ وسلم لعن اللہ السارق (بخاری)
مقدمہ بازی کے سبب سے انسان چوری کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ جو ایک ذلیل ترین فعل ہے۔ کیونکہ جب تمام وسائل و ذرائع آمدنی نذر مقدمہ بازی ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت مقدمہ کے خرچے کے لئے یا کسی اور خفاگی ضرورت کیلئے چوری کرنے لگ جاتا ہے۔ اخبار رسالت کلکتہ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۱۰ء میں نظر سے گزرا کہ ایک شخص کلکتہ میں چوری کرتے پکڑا گیا جب وہ عدالت میں پہنچا۔ تو اس نے اقرار کیا کہ مقدمہ کی اپیل کیلئے مجھے پونے کی ضرورت تھی۔ لیکن کہیں روپیہ نہ ملتا تھا۔ اسلئے چوری کی عدالت نے اُسے تین ماہ قید کی سزا دی۔ اب غور کرو کہ شرعاً تو یہ مقدمہ باز حدیث مذکورہ بالا۔

چور پر اللہ نے لعنت کی

لعن اللہ السارق

کی وجہ سے ملعون ہوا۔ اور دنیا میں سزائے قید بھگت کر ذلیل و رسوا ہوا۔ کیا یہ افسوسناک اور حیرت انگیز امر نہیں ہے۔ کہ غیر مفید فعل کیلئے اپنے کو ذلیل و رسوا کرنا اور مصیبت و پریشانی اٹھانا اور پھر خائب و خاسر رہنا حالانکہ اگر یہ مقدمہ بازی نہ کرتا تو یقیناً چوری کے جرم گناہ سے بچتا رہتا۔ (مسلم)



پنجاب کے ظالم مسلمانو!

بیٹیوں کا حق نہ چھینو۔

مظالم پنجاب کے متعلق خدائی وصیت

استفتاء

پنجاب میں قانون وراثت رواج عام کے مطابق ہے جس میں دختر وغیرہ وارثان شرعیہ کو محروم الارث قرار دیا گیا ہے۔ پس اس قانون کی حمایت کرنا۔ اس کو تولاً فعلاً سکوتا تسلیم کرنا کیسا ہے؟

احقر غیب الکریم مکتبہ مولوی مسیحی اسٹیشن راجپورہ ریاست پٹیالہ فتویٰ حضرت حکیم الامت مولانا الی انظر الحاج المولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم، اس رواج کا باطل و منکر ہونا اور توریت نہایت وغیرہ انصاف سے ثابت ہے۔ اس کی مخالفت اگر اعتقاد ہے۔ تو کفر ہے۔ اور عکلاً ہے تو اشد درجہ کافری ہے۔ پس اس باب میں عقیدہ کی دوستی اور عمل کی اصلاح تو یقیناً فرض ہے۔ اور ابطال باطل و ازالہ منکر قادر پر فرض ہے۔ لہذا سکوت بھی حرام ہوگا۔ اور تسلیم کرنا تو اس سے اشد ہے اور حمایت کرنا سب سے بڑھ کر اسخ و افحج ہے و ہذا کلمہ ظاہر

(مکتبہ اشرف علی تھانوی)

مسلمان پر فرض ہے کہ اس باطل اور حرام رواج عام کے قلع مع میں کوشش کرے۔ امید کہ علماء کرام ضرور اس فریضہ اسلامی کی طرف تفریراً و تکریراً ضرور توجہ دلائیں گے۔

۱۔ حیدرہ الاحقر مظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ فضائل بھون ضلع مظفرنگر
تحریر مدرسہ عالیہ مظاہر علوم شہارنپور مع دستخط حضرت مولانا الحافظ
الحاج المولوی خلیل احمد صاحب نظامہ العالی۔ اگر کوئی صاحب میراث کے
قانون شرعی کا انکار کرے تو نصوص قطعیہ کا انکار ہوگا۔ اور معلوم ہے کہ
قرآن پاک اور احکام قطعیہ کا منکر کون ہوتا ہے اس سے زائد کیا کہا جاسکتا
ہے۔ دکنیہ الاحقر عبداللطیف عفا اللہ عنہ

مدرسہ اول مدرسہ صوفیہ۔ اس قانون کی مخالفت واجب ہے۔ رقیبہ
ضیاء احمد الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ نظام مدرسہ صحیح الجواب عنایت الہی
بہتم مدرسہ الجواب صحیح بندہ عبدالرحمن (کالیپوری) عفی عنہ مدرسہ
تحریر مدرسہ عالیہ دارالعلوم دیوبند ضلع شہارنپور۔ اس باطل و حرام
واج عام کے مرتکب اور مجوز اور معاون اور باقی رہنے والے اور اس
اعمال اصرار کرنیوالے ظالم و عاصی ہیں۔ اور اس فرض قطعی کے انکار کا
کفر ہوتا تو اظہر ہے۔ دکنیہ مسعود احمد۔ الجواب صحیح۔ عمر بنی عبدالرحمن
مفتی مدرسہ دیوبند الجواب صواب محمد انور عفا اللہ عنہ۔

تحریر مولانا محمد کفایت اللہ صاحب مدرسہ جمعیتہ العلماء ہند یہ رواج شریعت
عزیز کے صریح منصوص احکام کے مخالف ہے۔ اور اولاد و خیر و غیریہ
کے ساتھ گھلا ہوا ظلم ہے۔ جو لوگ اس رواج کو جائز اور تقسیم میراث
کے شرعی اصول سے بہتر سمجھیں وہ مسلمان نہیں رہ سکتے اور جو لوگ
ناجائز اور خلاف شریعت یقین کرشمہ دہن۔ مگر اس پر عمل کرتے ہیں
وہ بھی ظالم اور فاسق ہیں۔ محمد کفایت اللہ عفا اللہ عنہ

امینیہ نزل
عبدالمجید شہر کوٹا ل۔ سعید احمد مدرسہ تربیہ پانی پت۔ حماد الدیانی پت
عبدالمسلم عباسی پانی پت شمس الاسلام کیتھل۔ عبدالرحمن روپڑ

ضلع انبالہ - حشمت اللہ مفتی پٹیالہ - عبد الرزاق خاں مدرسہ سفیر الاسلام ناول
 محمد صدیق قاضی ناٹکھہ - عبد العزیز خطیب جنید - عبد الرحیم ریواڑی - محمد یونس
 مدرسہ دینیات حصار - سراج الحق اندوری - عبد الحق جالندھر - عبد الحق
 جہان خیلان - غلام مصطفیٰ مفتی امرتسر - غلام محسن نعلانیہ لاہور - شمس الدین
 حمایت اسلام لاہور - عبد العزیز گوہر نوالہ - جماعت علی بقلم خود - محمد حسین
 علی پور ضلع سیلکوٹ - عبد الرحمن الامین اہل حدیث دہلی -
 تمام امت محمدیہ کا اس رواج عام کے حرام قطعی اور ظلم عظیم ہونے
 پر ہمیشہ سے اتفاق ہے۔ یہ فرض اختصار چند فتاویٰ کا انتخاب اور جنید علما
 کے دستخط درج کئے گئے۔ جیلہ اہل اسلام اس ظالمانہ اور کفریہ رواج
 عام کو مٹا کر شریعت محمدیہ کے مطابق قانون و رشت کی تعمیل کریں۔
 (مکرم بن عبد الکبیر مفتاویٰ عفی عنہ)

جمہوریت اسلام ؟

اس مساوات پر ہے مقتدر اسلام کو ناز
 نہ کہ یورپ کی مساوات کہ ظلم اکبر !

جناب محمد سراج الاسلام خاں صاحب سابق محکمہ الفرو

پیر کاشن ٹاؤن گجرات سے

جنہوں نے حال ہی میں اسلام قبول فرمایا ہے۔ رسالہ میں یہ مقالہ تحریر

فرمایا ہے۔ جو کہ ترجمہ بعد رسد درج کیا جاتے ہے۔ (ارادہ شریف)

ایک ہندو اچھوت کی نسبت جو کہ ایک پس ماندہ قوم سے تعلق رکھتا تھا۔

بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک پادری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تاکہ اسے عیسائی بنالیا جائے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ اسے اصطلاح پتسمہ دیا جائے اس نے دیکھا۔ کہ گرجا کے سامنے کی پنجیں تو انگریزوں کے لئے ہیں۔ اور پچھلی دیسی عیسائیوں کے لئے ہیں۔ حالانکہ آسمانی باپ کے نقطہ نظر سے سارے بیٹے ایک ہی شان کے ہیں۔ عیسائی اس فریق کو سوسائٹی میں ہی مخلوط نہیں کھتے بلکہ اپنے معابد میں بھی اس کا لحاظ رکھتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہر ایک قبضے میں دو قبرستان ہوتے ہیں۔ ایک انگریزوں کے لئے ہوتا ہے اور ایک دیسی عیسائیوں کے لئے ہوتا ہے۔ بلاشبک و شبہ خداوند فاروس نے دو مختلف قوموں کے لئے الگ الگ بہشت یا دوزخ نہیں بناتا۔ نہ ہی یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک انگریز کی قبر کو نور سفید سے بھرتا ہے۔ اور ایک ہندوستانی کی کالی مٹی سے بھر پور کرتا ہے۔ عیسائیت اس لحاظ سے ہندو ازم سے بہتر ہے۔ کہ یہ دیگر عیسائیوں کو اچھوت نہیں قرار دیتی۔ لیکن یہ اسلام ہی ہے۔ جس میں ہم تمام مخلوقات کو تمام آبنائے آدم کو یکساں دیکھتے ہیں۔ نماز کے وقت سلطان روم ایک خاکروب کے ساتھ ایک جگہ ٹکڑا ہوا جاتا ہے۔ اہل اگر مسجدیں دو تین صفیں ہوں۔ تو وہ باوجودیکہ کل مشکانوں کا سردار ہوتا ہے۔ پھر بھی اس امر کا مستحق نہیں سمجھا جاتا۔ کہ اسے پہلی صف میں جگہ دی جائے۔ بلکہ اس کو وہیں کھڑا ہونا ہو گا۔ جہاں وہ کھڑا ہے۔ یہ معاملہ مسجد میں نہیں برتنا جاتا۔ بلکہ سوسائٹی میں بھی یہی کیفیت نظر آتی ہے۔ کہ ایک آدمی کو دوسرے آدمی کے مقابلہ میں کوئی فوقیت یا امتیاز نہیں دیا جاتا۔ طعام کے وقت مالک و مملوک ایک ہی میز پر بیٹھ کر کھانا تناول کرتے۔ ہر ایک آدمی جس عورت سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ فریقین اس نکاح پر راضی ہو جائیں۔ بہت سی مثالیں ایسی ملیں گی۔ کہ جس میں یہ نظر آئیگا۔ کہ تاجداروں نے نوکرانیوں سے شادی کر لی ہیں۔ اور ان کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا ہے

جیسا کہ رانیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اگر عیسائیت ایسی شاہیوں کو نہیں روکتی۔ لیکن پھر بھی عیسائی سوسائٹی اس قسم کی بے جوڑ شاہیوں کو ناپسند کرتی ہے۔ اور انہیں نام قابل نفرت اور بدنام تصور کرتی ہے۔ مسلمانوں کے قبرستان میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بڑے بڑے شہنشاہ اپنے خدام کے پہلو پہ چلو ہمیشہ کی نینو سو رہے ہیں۔ اس سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ خدا کی نگاہ میں ہم سب یکساں ہیں۔ اور روز قیامت ہم سب ایک ہی قطار میں کھڑے کئے جائیں گے بلا شک و شبہ اسلام نے تمام بنی نوع انسان کو ایک سطح پر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ اور اس طرح سے سوسائٹی میں مسرت و فحرت کی لہروں کو دبی ہے۔

ہندو مختلف اقوام میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور مخصوص اقوام کو مخصوص دیوتاؤں کی پرستش اور پوجا کی اجازت ہے۔ دوسرے لوگوں کو یہ بھی اجازت نہیں مرحمت کی گئی ہے کہ وہ ان خداؤں کے پاس تک بھی پھٹک سکیں۔

یہ ایک ایسا راز ہے۔ کہ نہ تو اسکی توضیح و تشریح کی جاتی ہے۔ بلکہ یہ ایک ہلا دینے والا معاملہ ہے۔ کہ ہندو دیوتاؤں کو خاص الخاص اقوام کے لئے مخصوص کر لیا گیا ہے۔ پس ماندہ اقوام اس کی مجاز نہیں ہیں۔ کہ اپنے دیوتاؤں اور اپنی دیویوں کی پوجا کر سکیں۔ عیسائیت میں بھی یہ دستور ہے۔ کہ پادری صاحب ہی اپنا سٹاک لئے امام ہو سکتے ہیں۔ اسلام میں ہر ایک شخص فرائض امامت ادا کر سکتا ہے۔ اس طرح سے مذہب اسلام نے جتنی مساوات اسکا فی طور پر ہو سکتی تھی۔ اس کو سوسائٹی میں رائج کیا ہے۔

عرب میں آج بھی غلام کو محض اس لئے ایک ادنیٰ انسان خیال نہیں کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے آقا کے احکام کو کجا لاتا ہے۔

آقائے نامدار محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک غلام دہنس بن مالک کا بیان ہے۔ کہ جتنی خدمات خاکسار نے آنحضرتؐ کی کیں۔ اس سے بڑھ کر لوائنات آقا و جہان نے اپنے غلام کے حال پر فرمائیں۔

”نادرن یلو یو“

- اعجاز -

بوجہ گونا گوں تکالیف و مصائب و سالکی طباعت و کتابت کا خاطر خواہ انتظام ہے
 آج تک نہیں ہو سکا۔ انشاء اللہ ماہ اگست سے رسالہ نئی شان سے نکلتا شروع
 ہو گا۔ موجودہ قطع بہت سے احباب گونا گوندھے۔ لہذا اگست و سالہ بجائے ۱۹۴۵ء
 ۲۶ سائز پر شائع ہوا کریگا۔ اور صفحوں کی تعداد ۳۴ ہی رہیگی۔ ہر خریدار کو ہر ماہ
 ایک سوال درج کرانیکا اختیار ہو گا۔ سوالات کے جوابات باقاعدہ درج ہوتے رہیں گے
 طبی جملی۔ فقہی مسائل کے جوابات تحقیق درج ہوا کریگے۔ ہر خریدار سے اتنا
 پے کمودہ توسیع اشاعت یعنی رسالہ کے خریدار بنانے میں پوری مگر مری سے کام لیں
 تاکہ رسالہ دن بدن ترقی کرتا رہے۔ اہل اسلام و مسلمین کی خدمات بجالائے۔
 نیاز مند بنیجر رسالہ شمس الاسلام سرگودھا۔



- عرس نمبر -

۲۱ - ۲۲ - ۲۳ صفحہ حضرت شمس العارفین خواجہ شمس الدین قدس
 سرہ العزیز سیالوی کا عرس مبارک تمام سیال شریف ہو گا۔ لہذا ماہ صفحہ کا
 رسالہ شمس الاسلام قاصر اہتمام اور شان سے عرس نمبر کے طور پر شائع ہو گا۔
 جس میں حضرت شمس العارفین کے ملفوظات و حالات وغیرہ درج ہوں گے۔
 عرس کی حقیقت۔ کیفیت احوال و مشائخ۔ و دیگر کئی ضروری معاملات
 کے متعلق مشہور اہل قلم حضرات سے مضامین حاصل کئے جائیں گے۔ جو
 صاحب نظم و نظم بھیجی جائیں وہ یکم صفر سے پہلے سیر پارس مسجدیں۔

ہر جگہ اور دن طریقت کو چاہئے کہ عرس نمبر کے کئی پرچے اپنے ہاں لٹکوائیں اور لوگوں کو
 خریدنے کی ترغیب دیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ نمبر لحاظ کتابت و طباعت و کاغذ پرانیٹ

خلاصہ اخبار

دربار سیال شریف پر خیریت ہے۔ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۲۵ء کو بھارت
فخر الامرار قبلہ عالم سجادہ نشین صاحب اداہم التبذیر کا تہم ایک
جلبہ منعقد ہوا جس میں مولانا محمد حسین صاحب نے زبردست
تقریر فرمائی بعد ازاں کئی قراردادیں پاس ہوئیں۔ جن
میں ستیارتھ پرکاش کی دل آزاد تحریک کے خلاف اظہار
کیا گیا۔ جلسہ حزب الاحناف منعقدہ لاہور کی کاروائی
کے خلاف عدائے احتجاج بندی کی گئی۔ اور اعلان کیا گیا۔
کہ مولوی ظفر علی خان صاحب مالک اخبار زمیندار کے خلاف
قتویٰ کفر محض ذاتی عناد اور زمیندار کی حقوق پرستی کے صلہ میں
دیا گیا ہے۔ بعد ازاں سب حاضرین نے نہایت رقت و زاری
کے ساتھ ہنگامہ قاضی الحاجات مجاہدین ریف کے لئے دعا مانگی۔
دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام کی حالت نسبتاً بہتر ہے۔ مگر تمام بایں
طریقہ کو چاہئے کہ اس کی ملل حالت بہتر بنانے کی پوری کوشش
کریں۔ تاکہ صوبہ ہجیر میں علم دین کا یہ سب سے بڑا مرکز نہایت
شان سے جاری رہے۔

عازمان حج خیریت کہ معظمہ میں پورے وقت پر پہنچ گئے تھے۔
اور کامل امن کے ساتھ فریضہ حج ادا کر کے وہاں سے واپس
آنے والے ہیں۔ ابھی تک مدینہ کے راستہ کی حالت کے متعلق
کوئی قابل طمینان خبر موصول نہیں ہوئی۔
حکومت ترکی نے ہوائی طاقت میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیلیے
بہت سے ہوائی جہاز نئے منگوائے گئے ہیں۔ ہوا بازی اور

جہاز سازی کے کارخانے کھل رہے ہیں۔

غازی امیر عبدالکریم اید اللہ بنصرہ کو فرانسیسی افواج پر پے در پے فتوحات حاصل ہوئیں۔ اور فرانس کو شمالی افریقہ کے تمام مقبوضات کے ساتھ بے نکل جانی کا قطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ ہر جگہ سلامگو چاہئے کہ ہرنواز کے بعد امیر محمد کی کرپرتماز کے بعد امیر ممدوح کی فتح و نصرت کے لئے بخت و خضوع بدرگاہ قاضی الحاجات دعا مانگیں۔ فرانس مجبور ہو گیا ہے۔ کہ جرمنی کے علاقہ روہر کو خالی کر کے افواج کو امیر ممدوح کے مقابلہ پر بھیجے۔ فرانسیسی ہندی بھی بھرتی شروع ہے۔ غازی عبدالکریم شیشوان میں ہوائی مرکز قائم کر کے ہوائی بیڑہ تیار کر رہا ہے قبائل افریقہ میں اعلان جہاد کی اشاعت ہو رہی ہے۔ بہت سے ایسے قبائل جو اب تک فرانس کے محمد تھے اور عبدالکریم سے جا ملے ہیں۔ اللہم زد و زد۔

افغانستان میں اب امن و امان ہے۔ باغیان خوست و بامت مشرقی کا قلع قمع ہو چکا ہے۔ باغیوں میں سے ۱۵ آدمیوں کو سزا موت دی گئی۔ اور دو ہزار اشخاص جلا وطن کئے گئے ہیں۔ امرتسر میں مؤتمر جماعت اسلامیہ منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ایسا طرز عمل اختیار کرنے پر غور کیا جائیگا۔ جس پر تمام اسلامی انجمنیں اور جماعتیں متفقہ طور پر چل کر بنیادی و ترقی مسلمانوں کے لئے سامی ہوں۔

سرگودھا۔ ماہ جون میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا پادری عبدالحق کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ مولوی صاحب نے پادری مذکور کا ناطقہ بند کر دیا۔ (از ادیشہ)

اعلان

رسالہ ہذا محض بغرض اصلاح عقائد و خدمت اسلام و مسلمانوں
جاری کیا گیا ہے۔ اسکے اجراء سے کوئی دنیوی فائدہ مقصود نہیں ہے۔ لہذا
تمام مسلمانوں کو خصوصاً اور وابستگانِ دینیوں کو شریف کیلئے ضروری ہے کہ اسکی
اشاعت بڑھانے کیلئے کوشش کریں۔ توسیع اشاعت میں امداد دینے والے حضرات
کے اسماء گرامی ہر ماہ رسالہ ہذا میں شکر یہ کیسا تصدیق ہوتے رہیں گے۔ پانچ خریدار
دینے والے ایک سو سال بھر اور ۳ خریدار دینے والے کی خدمت میں رسالہ ہذا
مفت جاری کیا جائیگا۔ جو صاحب ۲۰ خریدار عطا فرمائیں گے انکے پاس
رسالہ ہمیشہ بلا قیمت ارسال ہوتا رہیگا۔ سال کیلئے ایک خریدار دینے والے
کو رسالہ سماع الابرار یا محشرستان خیال میں سے کوئی ایک کتاب مفت بھیج
دی جائیگی۔ بشرطیکہ خریدار دینے والا پہلے خود خریدار ہو۔

لن

مینچ رسالہ شمس الاسلام سرگودھا۔

ستی بار عایت اور عمدہ کتب کا ذخیرہ

سملع الابرار والنجار۔ مؤلفہ حضرت مولانا مولوی احمد الدین صاحب گانگوی
 حجم ۹۸ صفحہ۔ یہ کتاب لانا ممدوح ہے یا کیا اعلیٰ حضرت سجادہ نشین بیال شریف تحریر
 فرمایا کہ مسلمانوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ مولانا نے کتاب میں مسئلہ سماع پر نہایت محققانہ
 بحث کرتے ہوئے نئی الفین کے دلائل کا ایسا انداز بیان کیا جو اب دیا ہے کہ آج تک کسی کو تو رید
 کی جرات نہیں ہو سکی حدیث شریف۔ آثار۔ اقوال محدثین و فقہاء غرض اس مسئلے کے متعلق
 معلومات کے دریا کو ایک گزہ میں بند کر دیا ہے۔ ملکہ بھر کے چیرہ اخبارات نے اس پر
 نہایت عمدہ ریویو کیے ہیں۔ خاندان چشتیہ کیساتھ تعلق رکھنے والوں میں سے ہر شخص کے
 پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ معترضین کے فریب سے محفوظ رہے

قیمت ۱۸۰

مختصر بیان خیال۔ مؤلفہ غلام دستگیر خان صاحب بخود۔ بخود صاحب کے عمدہ
 کلام نظم و نشر کا مجموعہ ہے۔ شائقین کلام بخود کیلئے اس کا مطالعہ ضروری
 ہے۔ قیمت ۱۸۰

سلسلہ چشتیہ نظامیہ سلیمانہ شمسیہ منظوم اردو۔ از مولانا
 مولوی محمد سعید صاحب رین پوری۔ اس سلسلہ میں اے اعظم خلفاء
 حضرت سیالوی تک اسماء درج ہیں۔ قیمت ۱۸۰

انوار شمسیہ۔ سولہ عمری حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی قدس سرہ العزیز
 قیمت ۱۸۰

محبوب بیال۔ یعنی مجموعہ حالات۔ کرامات۔ ملفوظات وغیرہ اعلیٰ حضرت
 اشرف الاولیاء حضرت خواجہ محمد الدین صاحب سیالوی رضی اللہ عنہ۔ از مولانا
 غلام دستگیر صاحب بخود۔ قیمت ۱۸۰

ملکہ ۱۸۰
 مینجر رسالہ شمس الاسلام سرگودھا۔
 کا پتہ